Vol.5 No. 2 2022

ISSN Online: 2709-7625

ISSN Print: 2709-7617

یورپی یونین اور اسلام میں اقلیتوں کے حقوق کا تقابلی جائزہ

Comparative Study of Human Rights between Western Union and Islam

Dr. Muhammad Muddasar[1]

Dr. Abdul Qadir Farooqi[2]

Abstract

Human rights in Islam are determinedly embedded in the belief that God, and God alone, is the Law Giver and the Source of all human rights. Due to their Celestial origin, no ruler, government, assembly or power can curb or violate in any way the human rights bestowed by God, nor can they be renunciation. The Western people have the habit of ascribing every good thing to themselves and try to demonstrate that it is because of them that the world got this blessing, otherwise the world was abducted in ignorance and completely unaware of all these benefits. Now let us look at the question of human rights. As far as my knowledge goes the Westerners had no concept of human rights and citizen rights before the seventeenth century. Even after the seventeenth century the thinkers and the intellectuals on jurisprudence though presented these ideas, the practical proof and demonstration of these concepts can only be found at the end of the eighteenth century in the declarations and constitutions of America and France. The second point which I would like to clarify at the very outset is that when we speak of human rights in Islam we really mean that these rights have been granted by God; they have not been granted by any king or by any law-making assembly. The rights given by the kings or the judicial assemblies, can also be withdrawn in the same manner in which they are bestowed. But since in Islam human rights have been conferred by God, no legislative assembly in the world, or any government on earth has the right or authority to make any change or adjustment in the rights conferred by God. This paper will reveal that after thorough comparative study of the Sharia law and Charter of Fundamental Rights of the European Union has proved that all these news shown things are not new but already given all these rights in Islam to its citizen centuries ago.

Key words: *Rights, Comparative, fundamental, Islamic, Demonstration*

یورپی یونین کے قانون میں چونکہ اقلیت و اکثریت کی کوئی تفریق نہیں کی گئی اس لیے الگ سے اقوام متحدہ کے اقلیتوں کے متعلق چارٹر کی طرح کوئی بل پاس نہیں کیا گیا۔لہذا یورپی یونین کے بنیادی انسانی حقوق کے چارٹر 2007ء کا تحقیقی و تقابلی جائزہ لیں گے تاکہ یورپی یونین میں اقلیتوں کو دیئے جانے والے حقوق کا اسلام میں اقلیتوں کے حقوق کے ساتھ تقابل کیا جاسکے۔ اس کے لئے یورپی یونین کے بنیادی انسانی حقوق کا چارٹر

(Charter of Fundamental Rights of the European Union (2000/12/18), official Journal of the European Communities, C364/ P. 1)

اس چارٹر کو بنیادی طور پر چھے حصوں میں تقسیم کیا گیا ہے۔جو کہ مندرجہ ذیل ہیں۔

1) عظمت، عزت و وقار (Dignity)

2) آزادی (Freedom)

3) مساوات (Equality)

4) باہمی تعاون اور استحکام (Solidarity)

---

[1] Lecturer, Govt. Graduate College for Boys, Dinga, Gujrat

[2] Visiting Lecturer, Law Department, Punjab University, Gujranwala Campus

Vol.5 No. 2 2022
ISSN Online: 2709-7625
ISSN Print: 2709-7617

5) شہری حقوق
(Citizens Rights)
6) انصاف
(Justice)

اس چارٹر کے ان چھے پہلووں میں سے پہلے تین کا تقابلی جائزہ پیش کیا جاتا ہے تا کہ اقلیتوں کی فلاح وبہود کے سلسلے میں دونوں کا نقطۂ نظر سامنے آسکے۔

وقار،عظمت،عزت

ارٹیکل نمبرا (عزت کے تحفظ کا حق)

1) "Human Dignity is inviolable. It must be respected and protected".[3]

ترجمہ:انسانی وقار محترم ومقدس ہے اسکی عزت اور تحفظ کیا جانا چاہیے۔

اس ارٹیکل میں انسانی عزت واحترام کے پیش نظر اس بات پر زور دیا گیا ہے کہ کوئی بھی انسان جس بی طبقے سے تعلق رکھتا ہو اس کی عظمت وو قار کا لحاظ کیا جانا چاہیے۔

انسان کو چونکہ اشرف المخلوق ہے اور بحیثیت انسان تمام افراد معاشرہ برابر ہیں خدا نے انسان کی عظمت کے پیش نظر سورہ تین میں چار بار قسم کھا کر کہا ہے کہ انسان کو سب سے بہترین مخلوق بنایاہے۔ارشاد باری تعالیٰ ہے۔

﴿وَالتِّيْنِ وَالزَّيْتُوْنِ۝وَطُوْرِ سِيْنِيْنَ ۝ وَهٰذَا الْبَلَدِ الْاَمِيْنِ ۝ لَقَدْ خَلَقْنَا الْاِنْسَانَ فِيْٓ اَحْسَنِ تَقْوِيْمٍ﴾[4]

ترجمہ:قسم ہے انجیر کی اور زیتون کی۔ اور طور سینین کی۔اور اس امن والے شہر کی۔یقیناً ہم نے انسان کو بہترین صورت میں پیدا کیا۔

مندرجہ بالا آیات میں خدا ٔ بزرگ وبرتر چار قسمیں کھانے کے بعد کہا ہے کہ اس نے انسان کو سب سے زیادہ خوبصورت پیدا کیا ہے اس بات سے علم ہوتا ہے کہ انسان بلا تفریق مذہب سب کے سب بہت ہی محترم ومکرم ہیں۔

اسلامی قانون میں کسی کا مزاق اڑانے کی اجازت نہیں دی گئی قرآن پاک میں اس سے سختی سے منع کیا گیاہے۔بدرالدین عینی لکھتے ہیں:

(الهجاء لمسلم او ذمی حرام)[5]

ترجمہ:مسلمان یا غیر مسلم باشندے کی ہجو گوئی حرام ہے۔

اسلام نے غیر مسلموں کی عزت وحرمت کے تحفظ کو نہ صرف ان کی زندگی تک محدود کیا ہے بلکہ موت کے بعد بھی۔

(عظامهم لها حرمة اذا وجدت فی قبور هم لحرمة عظام المسلمين)[6]

ترجمہ:غیر مسلموں کی ہڈیوں کا قبر میں بھی اسی طرح احترام ہے جس طرح مسلمانوں کی ہڈیوں کا ہے۔

ارٹیکل 2 زندگی کے تحفظ کا حق:

2) "Everyone has the right to life.

3) No one shall be condemned to death penalty or executed".[7]

ترجمہ:زندگی ہر انسان کا حق ہے۔

ترجمہ:کسی کو بھی موت کی سزا نہیں دی جائے گی۔

اسلامی قانون کے مطابق انسان کی زندگی محترم ومقدس ہے اس کا ہر حال میں احترام کیا جانا چاہیے اور حفاظت بھی کسی بھی انسان کو ممکن حد تک موت کی سزا نہیں دی جائے گی چاہے وہ اقلیتی گروہ سے تعلق رکھتا ہو الا یہ کہ اس کو عدالت ان خاص جرائم کے بدلے میں جن کی سزا موت ہے۔اس کو یہ سزا دے۔

قرآن پاک میں ارشاد ہے کہ ایک انسان کو ناحق قتل کرنا اتنا بڑا جرم ہے۔

﴿ فَكَاَنَّمَا قَتَلَ النَّاسَ جَمِيْعًا﴾[8]

---

[3]) Charter of Fundamental Rights of The European Union, Official Journal of European Communities,200/C364/01, p.9

[4]) سورۃ التین:۹۵/1-4

[5]) البنایۃ فی شرح الھد ایۃ،بدرالدین،العینی،ابو محمد محمود بن احمد،7/36

[6]) البحر الرائق،ابن نجیم،۲/210

([7]) Charter of Fundamental Rights of The European Union, Official Journal of European Communities,P.9

Vol.5 No. 2 2022
ISSN Online: 2709-7625
ISSN Print: 2709-7617

ترجمہ: گویا اس نے تمام انسانیت کا قتل کیا۔

اس آیت مبارکہ میں لفظ انسان کا استعمال کیا گیا ہے" مسلمان" کا نہیں کیونکہ اسلامی ریاست کے اندر رہنے والے غیر مسلموں کی جان بھی اسی طرح محترم ومقدس ہے جس طرح ایک مسلم شہری کی۔

یہاں تک تو بات درست ہے مگر ارٹیکل کے دوسرے حصے میں جو بات کی گئی ہے کہ کسی کو سزائے موت کی سزا نہیں دی جاسکے گی یہ بات انصاف کے تقاضوں کے برعکس ہے اور اسلام کی تعلیمات کے متضاد۔ کیونکہ قرآن نے تو کہا ہے۔

﴿وَلَكُمْ فِي الْقِصَاصِ حَيَاةٌ يَا أُولِي الْأَلْبَابِ لَعَلَّكُمْ تَتَّقُونَ﴾[9]

ترجمہ: قصاص میں تمہارے لئے زندگی ہے۔

اسلامی قوانین میں بعض جرائم کی سزائے موت پر اہل مغرب اعتراض کرتے ہیں کہ اگر اسلام میں انسانی جان کی قدر وقیمت اس قدر زیادہ ہے تو سزائے موت کیوں رکھی گئی ہے۔ مغربی دانشور اس کو وحشیانہ اور ظالمانہ قرار دیتے ہیں کہ ایک انسان کے جرم میں اس کو جان سے مار دینے کی سزا دی جائے۔

اس اعتراض کا مختصر جواب یہ ہے کہ اسلام نے یہ سزا دراصل رکھی ہی اس لئے ہے تاکہ لوگوں کے جان ومال اور عزت وآبرو محفوظ رہیں۔ جو شخص کسی دوسرے کے جان، مال اور عزت آبرو کو پامال کرنے کی کوشش کرتا ہے اس کے لئے نشان عبرت سزا رکھی گئی ہے تاکہ اسے دوسروں کے لئے نشان عبرت بنا دیا جائے تاکہ دوسروں کو ایسا قبیح فعل کرنے کی جرأت نہ ہوسکے۔

اسلامی قانون میں مندرجہ ذیل گناہوں کی صورت میں عدالت مجرم کو موت کی سزا دے گی جرم ثابت ہونے کے بعد۔

۱) قتل عمد ۲) بدکاری (شادی شدہ) ۳) مسلح راہزنی ۴) ارتداد

ارٹیکل نمبر تین

شخصی سالمیت کا حق

1) “Everyone has the right to respect for his or her physical and mental integrity.

2) In the field of medicine and biology the following must be respected in particular:

A. The free and informed consent of the person concerned, according to the procedure lay down by the law.

B. The prohibition of eugenic practices in particular those aiming at the selection of persons.

C. The prohibition on making the human body and its parts as such a source of financial gain.

D. The prohibition of the reproductive cloning of human beings”.[10]

1) ہر شخص جسمانی اور ذہنی سالمیت کا حق رکھتا ہے اور اس حق کا احترام کیا جانا چاہیے۔

2) طب اور حیاتیات کے شعبوں میں مندرجہ ذیل کا خاص طور پر احترام کیا جانا چاہیے۔

a) متعلقہ شخص کی آزادانہ اور باخبر رضامندی ہونی چاہیے قانون کی طرف سے مقرر کردہ طریقے کے مطابق ہو۔

b) (Eugenic) تحسین نسل کے طریقوں کی ممانعت ہے۔ خاص طور پر ان کی ممانعت جن کا مقصد انسانوں کا انتخاب ہو۔

c) انسانی جسم یا اس کے اعضاء کو مالی فوائد کے حصول کا ذریعہ بنانا ممنوع ہے۔

d) انسان کے تولیدی کلوننگ کی ممانعت۔

اسلام نے اقلیتوں کو جسمانی اور اخلاقی حقوق کا مکمل تحفظ فراہم کیا ہے۔ ذمی کو زبان یا ہاتھ پاؤں سے تکلیف دینا۔ اس کو گالی گلوچ دینا، مارنا پیٹنا، تشدد کرنا۔ اس کی غیبت کرنا اور اس کی عزت نفس کو مجروح کرنا اسی طرح ناجائز ہے جس طرح مسلمان کے حق میں ناجائز ہے۔

حضرت علیؓ کی اپنے عامل کو وصیت۔

(لا تبعن لهم كسوة شتاء ولا صيفا ولا رزقا يا كلونه ولا دابة يعلمون عليها ولا تصربن احدا منهم سوطا واحداً)[11]

ترجمہ: ان کے سردی یا گرمی کے کپڑے اور ان کے کھانے پینے کا سامان اور ان کے جانور جن سے وہ کھیتی باڑی کرتے ہیں (خراج وصول کرنے کے لئے) نہ بیچنا اور کسی کو ایک درہم بھی وصول کرنے کے لئے کوڑے نہ مارنا۔

---

8) سورۃ المائدہ:۵/32

9) سورۃ البقرۃ:۲/179

10) Charter of Fundamental Rights of The European Union, Official Journal of European Communities, P.10

11) کتاب الخراج، ابویوسف، ص:17

ISSN Online: 2709-7625
ISSN Print: 2709-7617
Vol.5 No. 2 2022

اسی طرح خلیفہ ثانی حضرت عمرؓ نے شام کے گورنر حضرت ابو عبیدہ کو ایک فرمان جاری کیا:

(وامنع المسلمین من ظلمهم والاضرار بهم واكل اموالهم الا بحلها)[12]

ترجمہ: مسلمانوں کو ان (ذمیوں) پر ظلم کرتے اور انہیں ضرر پہنچانے اور ناجائز طریقے سے ان کے مال کھانے سے منع کرنا۔

اسلام اقلیتوں کو مکمل شخصی سالمیت کا حق دیتا ہے، اور کسی ذمی کو اس کی مرضی کے بغیر ایسا فعل کرنے کی اجازت نہیں دیتا جس کو وہ ذمی پسند نہ کرتا ہو۔

ارٹیکل چار تشدد سے بچاؤ کا حق:

"No one shall be subjected to torture or to inhuman or degrading treatment or punishment".[13]

کسی بھی شخص پر نہ تو تشدد کیا جائے گا۔ نہ غیر انسانی سلوک نہ توہین امیز سلوک اور نہ ہی جسمانی سزادی جائے گی۔

اس قانون کے مطابق کسی بھی شخص کو جسمانی یا ذہنی اذیت کا نشانہ نہیں بنایا جائے گا یا اسے یا اس کے ساتھی یا رشتہ دار کو تشدد امیز دھمکی دی جائے گی اور نہ ہی زبردستی اعتراف جرم پر مجبور کیا جائے گا۔

لیکن اسلامی قانون میں جزا اور سزا کا باقاعدہ نظام ہے چند صورتوں میں نہ صرف جسمانی سزادی جاسکتی ہے بلکہ شرعی عدالت اور اسلامی ریاست کے ذمہ داران کا فرض بنتا ہے کہ وہ جرائم جن سے اسلام نے منع کیا ہے اور حدود توڑنے پر جن کی سزا مقرر ہے ایسے گناہ پر مجرم کو لازمی سزادی جائے۔ مندرجہ ذیل جرائم میں مجرم کو کوڑوں کی سزادی جائے گی۔

بدکاری:

آزاد مرد یا عورت جو غیر شادی شدہ ہوں اور زنا کریں تو ان کی سزا قرآن حکیم نے سو کوڑے بتائی ہے۔

ارشاد باری تعالیٰ ہے۔

﴿اَلزَّانِيَةُ وَالزَّانِيْ فَاجْلِدُوْا كُلَّ وَاحِدٍ مِّنْهُمَا مِائَةَ جَلْدَةٍ﴾[14]

ترجمہ: بدکار مرد اور بدکار عورت (غیر شادی شدہ) تو ان دونوں کو سو سو کوڑے مارو۔

بہتان:

اگر کوئی شخص (مرد وزن) کسی بے گناہ پر بدکاری کا الزام لگائے تو ملزم کو اسی کوڑے مارے جائیں گے اور مستقبل میں اس کی گواہی کبھی بھی قبول نہیں کیا جائے گی۔

ارشاد باری تعالیٰ ہے۔

﴿ وَالَّذِينَ يَرْمُونَ الْمُحْصَنَاتِ ثُمَّ لَمْ يَأْتُوا بِأَرْبَعَةِ شُهَدَاءَ فَاجْلِدُوهُمْ ثَمَانِينَ جَلْدَةً وَلَا تَقْبَلُوا لَهُمْ شَهَادَةً أَبَدًا﴾[15]

ترجمہ: اور جو لوگ پاک دامن عورتوں پر (بدکاری) کی تہمت لگائیں، پھر چار گواہ لے کر نہ آئیں، ان کو اسّی کوڑے مارو اور ان کی شہادت کبھی قبول نہ کرو۔

منشیات کا استعمال:

اسلامی قانون میں نشہ آور اشیاء کا استعمال ممنوع ہے اگر کوئی شخص نشہ کا استعمال کرتا ہے تو اس کی سزا اسی (80) کوڑے ہے۔

چوری کی سزا:

اسلامی قانون میں چور اگر اتنی مالیت کی چیز چرانے پر کہ اس کی قیمت حد نصاب کو پہنچ جائے تو چور کا ہاتھ کاٹ دیا جائے گا۔

قرآن کریم میں ہے۔

﴿ وَالسَّارِقُ وَالسَّارِقَةُ فَاقْطَعُوا أَيْدِيَهُمَا﴾[16]

ترجمہ: چوری کرنے والے (مرد) اور چوری کرنے والی (عورت) دونوں کے ہاتھ کاٹ دو۔

ارٹیکل نمبر پانچ کے مطابق

1) "No one shall be held in slavery or servitude.
2) No one shall be required to perform forced or compulsory labor.
3) Trafficking in human beings is prohibited"[17]

---

[12]) ایضاً: ص:17

[13]) Charter of Fundamental Rights of The European Union, Official Journal of European Communities,P.10

[14])سورۃ النور:2/24

[15])سورۃ النور:۴/24

[16])سورۃ المائدہ:38/5

Vol.5 No. 2 2022
ISSN Online: 2709-7625
ISSN Print: 2709-7617

1) کسی کو غلام یا محکوم نہیں بنایا جائے گا۔
2) کسی کو مجبور نہیں کیا جائے گا کہ وہ جبری یا بیگار کی مشقت کرے۔
3) انسانوں کی بطور کاروبار خرید و فروخت ممنوع ہے۔

اسلامی تعلیمات کے مطابق ہر انسان چاہے وہ جس بھی عقیدے سے تعلق رکھتا ہو آزاد پیدا ہوا ہے اور آزادی اس کے بنیادی حقوق میں سے ایک حق اور اس حق میں کوئی مداخلت نہیں کر سکتا سوائے اس کے کہ جو قانون کے عمل کے دوران کسی مجاز اتھارٹی کی طرف سے عائد کی جائے۔

ایک دفعہ والیٔ مصر حضرت عمرو بن العاص کے بیٹے نے ایک غیر مسلم کو ناحق سزا دی تو حضرت عمرؓ نے گورنر کے بیٹے کو اس ذمی کے ہاتھوں اتنی ہی سزا دلوا کر بدلہ چکوایا اور اس کے بعد گورنر سے ان الفاظ میں مخاطب ہوئے۔

(متى استعبدتم الناس)[18]

ترجمہ: تم نے کب سے لوگوں کو غلام بنا رکھا ہے۔

اسلام نے غلامی کی سخت الفاظ میں مذمت کی ہے قرآن حکیم میں ہے۔

﴿ مَا كَانَ لِبَشَرٍ أَنْ يُؤْتِيَهُ اللَّهُ الْكِتَابَ وَالْحُكْمَ وَالنُّبُوَّةَ ثُمَّ يَقُولَ لِلنَّاسِ كُونُوا عِبَادًا لِي مِنْ دُونِ اللَّهِ ﴾[19]

ترجمہ: کسی بشر کے لیے یہ ممکن نہیں کہ اللہ اس کو (اپنی خاص رحمت و عنایت سے نواز کر) کتاب، حکم، اور نبوت سر فراز فرمائے، پھر وہ لوگوں سے کہے کہ تم اللہ کو چھوڑ کر میرے بندے بن جاؤ۔

اسلام نے ہر انسان کو بلا تفریق مذہب شخصی آزادی کا حق دیا ہے کہ ہر شخص اپنی فکر، مذہب، معاش، نقل و حمل اور دیگر امور میں آزاد ہے۔ لہذا کسی شخص کو اس کی مرضی کے خلاف کسی کام پر مجبور نہیں کیا جا سکتا تاوقت کہ وہ امور شرعیہ یا ریاستی قانون کی خلاف ورزی کا مرتکب نہ ہو۔

آزادی

ارٹیکل چھ میں ہے۔

"Everyone has the right to liberty and security of person".[20]

ترجمہ: آزادی، حریت اور سلامتی ہر شخص کا حق ہے۔

اسلام نے ہر شخص کو یہ حق دیا ہے کہ اس کو آزاد چلنے پھرنے دیا جائے اور بلاوجہ اس کو پابند سلاسل نہ کیا جائے۔ اس لئے اسلامی ریاست میں کسی بھی شخص کو بغیر قانونی جواز کے نہ تو گرفتار کیا جائے گا اور نہ کسی شخص کی آزادی پر قدغن لگایا جائے گا کسی بھی فرد معاشرہ کی شخصی آزادی پر کسی قانونی جواز کی بنیاد پر باقاعدہ اور شفاف عدالتی اور قانونی کاروائی کے بعد پابندی لگائی جا سکتی ہے کیونکہ فرد کو شخصی آزادی ریاست یا کسی شخص کی طرف سے عطا کردہ نہیں بلکہ یہ حق خالق کائنات نے انسان کو دیا ہے۔

اس بات کی وضاحت حضرت عمرؓ کے قول سے ہو جاتی ہے۔

آرٹیکل نمبر سات

نجی زندگی کا حق:

"Everyone has the right to respect for his or her private and family life home and communication".[21]

ترجمہ: ہر کسی کو نجی عائلی زندگی، اپنے گھر اور خط و کتابت کا حق ہے۔

اسلامی قانون میں کوئی شخص بغیر اجازت کے دوسروں کے گھر میں داخل ہو کر نجی زندگی میں خلل ڈالے۔

([17]) Charter of Fundamental Rights of The European Union Official Journal of European Communities,P.11

([18] کنز العمال، ۲، 455

([19]سورۃ آل عمران:3، 79

[20]) Charter of Fundamental Rights of The European Union, Official Journal of European Communities,P.11

[21])Ibid,P.11

Vol.5 No. 2 2022
ISSN Online: 2709-7625
ISSN Print: 2709-7617

فرمان الہی ہے۔

﴿يَا أَيُّهَا الَّذِينَ آمَنُوا لِيَسْتَأْذِنْكُمُ الَّذِينَ مَلَكَتْ أَيْمَانُكُمْ وَالَّذِينَ لَمْ يَبْلُغُوا الْحُلُمَ مِنْكُمْ﴾

ترجمہ:"اے ایمان والوں تمہارے غلام لونڈیاں اور جو بچے تم میں سے بلوغ کو نہیں پہنچے (خلوت کو اوقات میں پاس بینے سے قبل) تم سے اجازت لیا کریں"۔[22]

اسلام تمام افراد معاشرہ کی نجی زندگی کو مکمل تحفظ فراہم کرتا ہے اور دوسروں کے ذاتی اور پرائیویٹ امور کی جاسوسی کرنے اور ٹوہ لگانے سے سختی سے منع کرتا ہے۔ قرآن مجید میں ارشاد ہے۔

﴿ يَا أَيُّهَا الَّذِينَ آمَنُوا اجْتَنِبُوا كَثِيرًا مِنَ الظَّنِّ إِنَّ بَعْضَ الظَّنِّ إِثْمٌ وَلَا تَجَسَّسُوا ﴾[23]

ترجمہ: اے ایمان والو! بہت بدگمانیوں سے بچو یقین مانو کہ بعض بدگمانیاں گناہ ہیں اور بھید نہ ٹٹولا کرو۔

اس ایت کریمہ سے معلوم ہوتا ہے کہ دوسروں کے عیوب تلاش کرنا اور دوسروں کے ذاتی حالات و معاملات کی ٹوہ لگانا، لوگوں کے نجی خطوط کو پڑھنا، اور لوگوں کی ذاتی گفتگو کو سننا اور مختلف اندازسے دوسروں کی خانگی زندگی یا ان کے ذاتی معاملات کی کھوج لگانا بہت گھٹیا عمل ہے۔ اس کی وجہ سے معاشرے میں مختلف خرابیاں پیدا ہوتی ہیں۔ اسلام نے انسان کو نجی زندگی کا حق دیا ہے۔

آرٹیکل نو:

ازدواجی زندگی اور خاندان کا حق:

"The right to marry and right to found a family shall be granted in accordance with the national laws governing the exercise of these rights".[24]

" شادی کرنے اور خاندان کے قیام کا حق طے شدہ قومی قوانین کے مطابق دیا جائے گا"۔

خاندان کی تشکیل کے لئے ضروری ہے کہ بالغ مردوزن کا نکاح کیا جائے گا تاکہ وہ پر امن اور پر سکون زندگی گزارنے کے ساتھ ساتھ نسل انسانی کو فروغ دے سکیں۔ نکاح کے اس حق سے کسی بھی مرد یا عورت کو چاہے ان کا تعلق جس بھی مذہب یا عقیدے سے ہو ان کو محروم نہیں کیا جاسکتا۔ ارشاد باری تعالیٰ ہے۔

﴿ فَانْكِحُوْا مَا طَابَ لَكُمْ مِّنَ النِّسَاءِ ﴾[25]

"پس نکاح میں لاو جو عورتیں جنہیں تم پسند کرو"۔

اس ایت کریمہ میں الفاظ" مَا طَابَ " اس بات کی دلیل ہیں کہ مرد اس عورت سے نکاح کرے جسے وہ پسند کرے اس لئے کسی کی زبردستی ایسی عورت سے شادی نہیں کی جاسکتی جس کو وہ پسند ہی نہ کرتا ہو۔ اور نہ ہی عورت کی ایسے مرد سے کی جاسکتی ہے جس کو ناپسند کرتی ہو۔

اسلام نے جو غیر مسلم خواتین مشرک نہ ہوں ان کے ساتھ نکاح جائز ہے اور اس ضمن میں ذمیوں کے عقیدے کے مطابق بہن بھائی کی شادی اپس میں جائز ہو تو ان کو اس امر سے روکا نہیں جائے گا کیونکہ نکاح بھی ذاتی امور میں سے ایک امر ہے۔

آرٹیکل نمبر دس

مذہبی آزادی:

"Everyone has the right to freedom of thought, conscience and religion. This right includes freedom to change his religion or belief and freedom, either alone or in community with others in public or private to manifest his religion or belief, in worship, teaching, practice and observance".[26]

ترجمہ: ہر شخص کو سوچ، ضمیر اور مذہب کی آزادی حاصل ہوگی۔ اس حق میں انفرادی یا اجتماعی طور پر اپنے مذہب یا عقائد کو بدلنے کی آزادی ذاتی طور پر یا کھلے بندوں اپنے عقائد کا اظہار ان کے مطابق عبادت، تعلیم، عمل کی آزادی شامل ہے۔

---

[22]) سورۃ النور:58/24

[23]) سورۃ الحجرات:12/49

[24])Charter of Fundamental Rights of The European Union, Official Journal of European Communities,P.11

[25]) سورۃ النساء:3/4

[26]) Charter of Fundamental Rights of The European Union, Official Journal of European Communities,P.11

Vol.5 No. 2 2022
ISSN Online: 2709-7625
ISSN Print: 2709-7617

اسلامی قانون کے مطابق ہر شخص کو مکمل مذہبی آزادی حاصل ہو گی وہ اپنے مذہب عقیدے کا اظہار کر سکے اپنی مذہبی کتب کا مطالعہ کرنے میں آزاد ہو گا عبادت وپرستش کا مکمل حق حاصل ہو گا۔ارشاد باری تعالیٰ ہے۔

﴿ وَقُلِ الْحَقُّ مِنْ رَّبِّكُمْ فَمَنْ شَاءَ فَلْيُؤْمِنْ وَّمَنْ شَاءَ فَلْيَكْفُرْ اِنَّآ اَعْتَدْنَا لِلظّٰلِمِيْنَ ﴾[27]

ترجمہ: اور فرمادیجئے کہ (یہ) حق تمہارے رب کی طرف سے ہے پس جو چاہے ایمان لے آئے اور جو چاہے انکار کردے۔ بے شک ہم نے ظالموں کے لئے (دوزخ) کی آگ تیار کر رکھی ہے۔

اسلام نے دین اور عقیدے کے متعلق ہر طرح کی مکمل آزادی دی ہے۔

﴿ لَكُمْ دِيْنُكُمْ وَلِيَ دِيْنِ ﴾[28]

ترجمہ: تمہارے لئے تمہارا دین ار میرا دین میرے لئے۔

مختلف اسلامی ادوار میں غیر مسلموں کی عبادت گاہیں اسلامی ریاست میں موجود رہیں۔ مگر کبھی بھی ان کو نقصان نہیں پہنچایا گیا بلکہ ان کی حفاظت کی ار غیر مسلموں کو ان کی مذہبی رسومات کی ادائیگی میں مکمل تحفظ ارو آزادی فراہم کی۔

ارٹیکل نمبر گیارہ

“Everyone has the right to freedom of expression. This right shall include freedom to hold opinions and to receive and impart information and ideas without interference by public authority and regardless of frontiers”.[29]

ترجمہ: ہر انسان کو اظہارِ رائے کی آزادی کا حق ہے اس حق میں رائے رکھنے کی آزادی اور انتظامی اتھارٹی کی مداخلت کے بغیر اہم اطلاعات اور خیالات کی وصولی اور انہیں آگے منتقل کرنے کا حق شامل ہے۔

اسلامی قانون کے مطابق ہر کسی کو اپنے خیالات اور عقیدے کو ظاہر کرنے کا حق ہے قانون کی مقرر کردہ حدود کے اندر رہتے ہوئے لیکن اس حق میں یہ بات شامل نہیں ہے کہ کوئی شخص من گھڑت اور فضول باتیں عوام الناس میں پھیلاتا پھرے یا کسی دوسرے کے مذہبی عقائد پر انہیں طعن وتشیع کرے۔

اسلام نے اس قدر اقلیتوں کو آزادی دی ہے کہ ان کے شخصی معاملات کا فیصلہ شرعی عدالت نہیں کرے گی بلکہ وہ اپنے پرسنل لاء کے مطابق فیصلہ کرنے کا حق رکھتے ہیں۔ البتہ جن افعال کی حرمت ان کے مذہب میں بھی شامل ہو ان سے ضرور انہیں روکا جائے گا۔ لیکن وہ افعال جو ان کے ہاں جائز ہوں مگر شریعت میں ممنوع ہوں پھر بھی انہیں ان کی آبادیوں میں ان کی انجام دہی سے نہیں روکا جائے گا۔

اظہار رائے کی آزادی میں حق تقریر، حق رائے اور تنقید کا حق شامل ہیں۔ یعنی اسلامی ریاست کے شہریوں کو سوچنے اور اپنی رائے کے اظہار کی مکمل آزادی ہو گی۔

آرٹیکل نمبر بارہ

اجتماع اور تنظیم سازی کا حق:

1) “Everyone has the right to freedom of peaceful assembly and to freedom of association at all levels in particular in political trade union and civic matters which implies the right of everyone to form and to join trade unions for the protection of his or her interests”.[30]

2) Political parties at union level contribute to expressg the political will of the citizens of the union.

1) ہر کسی کو پرامن اجتماع اور ایسوسی ایشن کا ہر سطح پر حق ہے خاص طور پر سیاسی، ٹریڈیونین اور شہری معاملات میں، اس میں یہ حق بھی شامل ہے کہ وہ اپنے مفادات کے تحفظ کے لئے کسی ٹریڈیونین کو تشکیل بھی دے سکتا ہے اور اس میں شامل بھی ہو سکتا ہے۔

2) یونین کی سطح پر سیاسی جماعتیں یونین کے شہریوں کی سیاسی خواہش کا اظہار کرنے میں اہم کردار ادا کریں۔

اسلامی ریاست میں ہر شخص کو چاہے مسلم ہو یا غیر مسلم اظہار مافی الضمیر کی مکمل آزادی ہوتی ہے اس میں عوام الناس اور حاکم کے درمیان کوئی فرق نہیں رکھا جاتا۔ اس لئے اولی الامر طبقہ کو یہ نصیحت کی گئی ہے کہ وہ خود کو عقل کل نہ خیال کریں بلکہ ریاستی امور میں لوگوں سے مشورہ کریں اور پھر ان مشوروں کو جو حق کے زیادہ قریب ہوں تسلیم کریں۔

---

27) سورۃ الکہف:18/۲۹

28) سورۃ الکافرون:109/6

29) Charter of Fundamental Rights of The European Union, Official Journal of European Communities,P.11

30) Charter of Fundamental Rights of The European Union, Official Journal of European Communities,P.11

اگر کوئی بات طبع کے برعکس ہو تو بھی کھلے دل سے بات سنیں اور ناراضگی کا اظہار نہ کریں کیونکہ اگر عوام الناس کو علم ہو جائے کہ حاکم ان کی رائے کو برعکس پا کر ناراض ہو جائے گا تو وہ ہر حق رائے کے اظہار کرنے سے گریز کریں گے۔

قرآن مجید میں ارشاد ہے۔

﴿ وَشَاوِرْهُمْ فِي الْأَمْرِ ﴾[31]

ترجمہ: اور آپ صَلَّی اللهُ عَلَیْهِ وَسَلَّم (اہم) کاموں میں ان سے مشورہ کیا کریں۔

اسلام میں عمومی معاشرتی بھلائی اور عامۃ الناس کی فلاح و بہبود کے لئے اکٹھا ہونا، اجتماع کرنا اور تنظیم سازی کرنے کا جواز موجود ہے۔

لیکن ایسا اکٹھ یا اجتماع جس کا مقصد عمومی معاشرتی مفادات کو ٹھیس پہنچانا ہو بالکل جائز نہیں اسلامی ریاست کے خلاف ناحق اجتماع یا تنظیم سازی کا کوئی جواز نہیں ہے۔

مساوات:

ارٹیکل تیرہ اور چودہ:

تعلیم و تربیت کا حق

Article No. 13

"The arts and scientific research shall be free of constraint. Academic freedom shall be respected".[32]

Article No. 14

1) "Everyone has the right to education and to have access to vocational and continuing training.

2) This right includes the possibility to receive free compulsory education".[33]

13) ترجمہ: سائنس اور ارٹس کی تحقیق کے اوپر کوئی پابندی نہیں ہو گی تعلیمی آزادی کا احترام کیا جائے گا۔

14) ترجمہ: ہر کسی کو تعلیم حاصل کرنے اور پیشہ ورانہ اور لگاتار تربیت تک رسائی کا حق حاصل ہے۔

اس حق میں مفت لازمی تعلیم حاصل کرنے کا امکان بھی شامل ہے۔

اسلام انسان کی فلاح و بہبود کے لئے آیا ہے اور یہ اصلاح اور فلاح و بہبود علم کے بغیر ممکن نہیں ہے۔ اسلام میں تعلیم کی اہمیت پر بہت زور دیا گیا ہے یہاں تک کہ وحی کا آغاز ہی علم و حکمت کے حصول کے متعلق ہوا۔

﴿اِقْرَأْ بِاسْمِ رَبِّكَ الَّذِيْ خَلَقَ﴾[34]

ترجمہ: پڑھ اپنے رب کے نام سے جس نے پیدا کیا۔

دوسری جگہ پر یوں ارشاد ہے۔

﴿ إِنَّمَا يَتَذَكَّرُ أُولُو الْأَلْبَابِ ﴾[35]

ترجمہ: صرف اہل عقل ہی نصیحت حاصل کرتے ہیں۔

کیونکہ احادیث اور قرآن مجید کے مندرجہ بالا حوالوں سے پتہ چلتا ہے تعلیم حاصل کرنا فرض ہے۔ لہذا مملکت کی ذمہ داری ہے کہ وہ شخص کو تعلیم حاصل کرنے کا موقع فراہم کرے چاہے وہ خالصتاً دینی تعلیم ہو یا دیگر علوم جدیدہ کی تعلیم ہو۔

حدیث میں آتا ہے۔

«طَلَبُ الْعِلْمِ فَرِيضَةٌ عَلَى كُلِّ مُسْلِمٍ »[36]

ترجمہ: علم حاصل کرنا ہر مسلمان پر فرض ہے۔

---

31) سورۃ آل عمران:3/159

32) Charter of Fundamental Rights of The European Union, Official Journal of European Communities,P.11

33) Ibid, p.11

34) سورۃ العلق:96/1

35) سورۃ الزمر:۳۹/9

36) کتاب المقدمہ ابن ماجہ، السنن، باب فضل العلماء والحث علی طلب العلم، رقم 22

ISSN Online: 2709-7625
ISSN Print: 2709-7617
Vol.5 No. 2 2022

اسلامی ریاست کے اندر رہنے والے ہر بچے کا یہ حق ہے کہ اسے تعلیم وتربیت دی جائے۔ حضور ﷺ بہت ہی خوبصورت اور دلنشین انداز میں بچوں کو تعلیم دیا کرتے تھے۔ ایک مرتبہ حضرت عبد اللہ ابن عباسؓ سے فرمایا:

«يَا غُلَامُ، إِنِّي أُعَلِّمُكَ كَلِمَاتٍ، احْفَظِ اللَّهَ يَحْفَظْكَ، احْفَظِ اللَّهَ تَجِدْهُ تُجَاهَكَ، وَإِذَا سَأَلْتَ فَاسْأَلِ اللَّهَ، وَإِذَا اسْتَعَنْتَ فَاسْتَعِنْ بِاللَّهِ»[37]

ترجمہ: اے بچے! میں تمہیں کلمات سکھاتا ہوں تم ان کلمات کو یاد کرلو اللہ تعالیٰ تمہاری حفاظت فرمائے گا تو اللہ تعالیٰ کو یاد رکھ کر تو اللہ تعالیٰ سے بدلہ پائے گا جب تم سوال کرو تو اللہ تعالیٰ ہی سے کرو اور جب تم مدد مانگو تو اللہ تعالیٰ ہی سے مدد مانگو۔

ارٹیکل نمبر پندرہ سولہ

کاروبار اور پیشے کے انتخاب میں آزادی

Article No. 15

1) "Everyone has the right to engage in work and to pursue a freely chosen or accepted occupation.

2) Every citizen of the Union has the freedom to seek employment, to work, to exercise the right of establishment and to provide services in any Member State.

3) Nations of third countries who are authorized to work in the territories of the Member States are entitled to working conditions equivalent to those of citizens of the Union".[38]

1) ترجمہ: ہر شخص کا حق ہے کہ اس کے ذاتی میلان اور دلچپیوں کی مناسبت سے پیشے کے چناؤ میں مدد دینے کے لئے اسے پیشہ وارانہ طور پر مناسب سہولیات فراہم کی جائیں۔

2) ترجمہ: ملازمت کا حصول، کام اور انتظامی حقوق کا حصول اور یونین کی ممبر ریاستوں میں خدمات سر انجام دینے کا حق یورپی یونین کے ہر شہری کو حاصل ہے۔

3) ترجمہ: دوسرے ممالک کے وہ شہری جن کو یورپی یونین کے ممالک میں کام کے حقوق حاصل ہیں انہیں بھی یورپی یونین کے شہریوں جیسے کام کرنے کے حقوق حاصل ہوں گے۔

Article No. 16

"The freedom to conduct a Business in accordance with union law and National Laws and practices is recognized".[39]

یورپی یونین کے قانون اور قومی قوانین اور طرز عمل کے مطابق ہر ایک ہر ایک کو کاروبار کرنے کا حق تسلیم کیا گیا ہے۔

اسلامی قانون کے مطابق اسلامی ریاست میں بسنے والے غیر مسلموں پر حصول روزگار کے سلسلے میں کسی قسم کی پابندی عائد نہیں کی گئی وہ اپنی دلچپیوں اور صلاحیتوں کے مطابق ہر کاروبار کر سکتے ہیں جو مسلمانوں کو کرنے کی اجازت ہے۔ سوائے اس کاروبار کے جو ریاست اور عوام الناس کے لئے اجتماعی طور پر نقصان کا باعث بنے۔ مثلاً سودی کاروبار سے معاشرہ من حیث الجموع تباہی کے دہانے کی طرف جاتا ہے۔ امام جصاص نے احکام القرآن میں سودی کاروبار کے متعلق لکھا ہے۔

(فسوى بينهم وبين المسلمين فى المنع من الربا)[40]

ترجمہ: اللہ تعالیٰ نے ذمیوں اور مسلمانوں کے درمیان سود کی ممانعت کو برابر قرار دیا ہے۔

اس کے علاوہ ایسے کاروبار شریعت اسلامیہ میں تو حرام ہیں لیکن غیر مسلموں کے عقیدے کے مطابق جائز ہیں۔ مثلاً سور کا گوشت کھانا اور شراب پینا تو ان سے اسلامی ریاست اقلیتوں کو منع نہیں کرے گی۔ وہ اپنی آبادیوں میں یہ کام کر سکتے ہیں۔

امام کاسائیؒ نے لکھا ہے۔

(ولا يمنعون من اظهار شي مما ذكرنا من بيع الخمر والخنزير)[41]

ترجمہ: جن چیزوں کا ہم نے ذکر کیا ہے ان کے اظہار سے ذمیوں کو منع نہیں کیا جائے گا جیسا کہ شراب اور خنزیر کے گوشت کی خرید و فروخت۔

ملکیت کا حق

Article No. 17

---

37) السنن ترمزی، کتاب صفۃ القیامۃ والرقائق والورع عن رسول ﷺ، رقم 2516

38) Charter of Fundamental Rights of The European Union, Official Journal of European Communities,P.11

39)Ibid, p.12

40) احکام القرآن، جصاص، 4/89

41) ھدایع الصنائع، 7/113

1) "Everyone has the right to own use dispose of and bequeath his or her lawfully acquired possessions. No one may be deprived of his or her possession except in the public interest and in the cases and under conditions provided for by law subject to fair compensation being paid good time for their loss. The use of property may be regulated by law in so for is necessary for the general interest".[42]

2) Intellectual property shall be protected.

1) ترجمہ: ہر کسی کو ملکیت، استعمال، تصرف اور وصیت کا حق حاصل ہے قانونی طریقے سے حاصل کی گئی ملکیت پر عوامی مفاد عامہ کے علاوہ کسی کو بھی اس کی ملکیت سے محروم نہیں کیا جاسکتا۔ خاص حالات میں جن کا قانون میں جواز ہے۔ اور مناسب معاوضہ ادا کیا جائے گا تاکہ حاصل کردہ مال کے نقصان کی تلافی ہو۔ مفاد عامہ کے لئے جہاں ضروری ہو گا پراپرٹی کے استعمال کو پابند کیا جاسکے گا قانونی طور پر۔

2) ترجمہ: قیمتی املاک کی حفاظت کی جائے گی۔

اسلام نے جائز طریقے سے کمائے ہوئے اپنے مال پر ہر شخص کو ملکیت کا حق عطا کیا ہے اور ناجائز طریقے سے مال کھانے سے منع کیا ہے۔ فرمانِ الٰہی ہے۔

﴿وَلَا تَأْكُلُوْٓا اَمْوَالَكُمْ بَيْنَكُمْ بِالْبَاطِلِ﴾[43]

ترجمہ: اور تم ایک دوسرے کا مال آپس میں باطل طریقے نہ کھاؤ۔

اسلام نے صرف مال کمانے کی اجازت ہی نہیں دی بلکہ معاشی حالت کو مستحکم کرنے کی ترغیب دی ہے کیونکہ اگر کوئی فرد معاشرہ معاشی طور پر خوشحال ہو گا تو وہ بہت سارے مسائل سے بچ جاتا ہے اپنے دین، عقل اور صحت کی اچھے طریقے سے حفاظت کر سکتا ہے۔

ارشاد باری تعالیٰ ہے۔

" فَإِذَا قُضِيَتِ الصَّلَاةُ فَانْتَشِرُوا فِي الْأَرْضِ وَابْتَغُوا مِنْ فَضْلِ اللَّهِ "[44]

ترجمہ: پھر جب نماز ادا کر لو (جمعہ کی) تو زمین میں پھیل جاؤ اور اللہ کا فضل تلاش کرو۔

حضور ﷺ نے مال کی اہمیت ان الفاظ میں بیان کی: کہ اگر کوئی شخص اپنے مال کی حفاظت کرتے ہوئے جان دے تو وہ بھی شہید ہے۔

« مَنْ قُتِلَ دُونَ مَالِهِ فَهُوَ شَهِيدٌ»[45]

ترجمہ: جو شخص اپنے مال کو بچاتا ہوا مارا گیا وہ وہ شہید ہے۔

حضور ﷺ نے کسی کا ناحق مال کھانے کو کسی کا ناحق خون بہانے کی طرح حرام قرار دیا ہے۔

«إِنَّ دِمَاءَكُمْ وَأَمْوَالَكُمْ عَلَيْكُمْ حَرَامٌ »[46]

ترجمہ: بے شک تمہارے خون اور مال تم پر حرام ہیں ۔

اسلام میں جس طرح انسان کی جان محترم ہے اسی طرح اس کا مال بھی محترم ہے۔ اسلام ہر شخص کے مال کی حفاظت کرتا ہے اور اسے حق ملکیت عطا کرتا ہے۔

اس کے بعد ارٹیکل 18، 19 میں ناجائز طریقے سے کام میں سے نکالے جانے پر تحفظ کا حق دیا گیا ہے جو معاشی حقوق کے ضمن میں آتا ہے جس پر اوپر بحث گزر چکی ہے۔

قانونی مساوات اور امتیازی سلوک سے بچاؤ کا حق:

---

[42]) Charter of Fundamental Rights of The European Union, Official Journal of European Communities,P.12

[43]) سورۃ البقرہ: ۱۸۸/۲

[44]) سورۃ الجمعۃ: 62/۱۰

[45]) الصحیح البخاری، کتاب المظالم والغضب، باب من قتل دون مالہ، رقم: 2300

[46]) الصحیح مسلم، کتاب الحج، باب حجۃ النبی ﷺ، رقم: 12018

Vol.5 No. 2 2022
ISSN Online: 2709-7625
ISSN Print: 2709-7617

Article No. 20

"Everyone is equal before the law".[47]

Article No. 21

1) "Any discrimination based on any ground such as sex, race, colour ethnic or social origin, genetic features, language, religion, or belief, political or any other opinion, membership of a national minority, property, birth, disability, age or sexual orientation shall be prohibited.

2) "Within the scope of application of the Treaties and without prejudce to any of their specific provisions any discrimination on grounds of nationality shall be prohibited".[48]

آرٹیکل بیس:

ترجمہ: ہر کوئی قانون کی نظر میں برابر ہے۔

آرٹیکل اکیس:

ترجمہ: کسی بھی قسم کا امتیازی سلوک جو کسی بھی نبیاد پر ہو جیسے جنس، نسل، رنگ، عقیدے یا معاشرتی تعلق، وراثتی خدوخال، زبان، مذہب یا عقیدے، سیاسی یا کسی اور رائے کی وجہ سے، قومی اقلیتوں کا فرد ہونے کی بناپر، جائیداد، پیدائش، معزوری عمر یا جنسی پس منظر کے وجہ سے ہو اس کی اجازت نہیں دی جائے گی۔

معاہدوں کی عملداری کے دائرۂ کار کے اندر اور خاص دفعات میں بغیر کسی قسم کے تعصب کے، قومیت کی بنیاد پرستی کسی بھی قسم کی تفریق ممنوع ہے۔

اسلامی قانون میں ریاست کے اندر رہنے والے تمام شہری برابر ہیں بلا تفریق مذہب وعقیدہ، اسلام نے تعبیر کے تمام انسانوں کو ایک ہی مقام پر جمع کر دیا ہے۔ اسلام نے رنگ، نسل، نسب، ذات، قومیت، جنس زبان اور وطن یا قوم کو بنیاد بنا کر انسانوں میں امتیاز روا نہیں رکھا۔

اسلامی معاشرے میں رہنے والے تمام افراد کو، سماجی، سیاسی، اور معاشی مساوات حاصل ہے۔

ارشاد باری تعالیٰ ہے۔

﴿ وَجَعَلْنٰكُمْ شُعُوْبًا وَّقَبَاۗىِٕلَ لِتَعَارَفُوْا ﴾[49]

"ترجمہ: اور تمھارے خاندان اور قبائل اس لیے بنائے تا کہ تم ایک دوسرے کو پہچان سکو۔

حضور ﷺ نے اپنی اخری خطبہ حجۃ الوداع میں بھی ہر طرح کی فریق وامتیاز کے خاتمے کا اعلان کر کے بتایا کہ اسلام کی نظر میں سب انسان برابر ہیں۔

اسلام کے حق مساوات میں حاکم اور طاقتور کمزور سب کے سب برابر ہیں۔

اسلامی معاشرے میں کوئی بھی انسان اپنی اعلیٰ صلاحیتوں، محنت، اچھے اخلاق اور نیک کردار پر کوئی بھی اعلی مقام حاصل کر سکتا ہے۔ تاریخ اسلام میں اس کی بے شمار مثالیں موجود ہیں۔

نتائج البحث:

یورپی یونین کے بنیادی انسانی حقوق کے چارٹر:

(Charter of Fundamental Rights of the European Communities)

کے مختلف پہلوں کا تقابلی جائزہ لینے سے علم ہوتا ہے کہ یورپ میں جو آج چھ بنیادی انسانی حقوق لوگوں کو حاصل ہیں وہ ایک طویل جدوجہد کا نتیجہ ہیں۔ جبکہ اسلام نے اپنی ابتداء سے ہی مذہب، عقیدہ، جنس، نسل اور قومیت کی تعریف کو بالائے طاق رکھتے ہوئے تمام انسانوں کو بحیثیت انسان برابر کے حقوق عطا کیے ہیں۔

یہ حقوق صرف کاغذی حد تک ہی نہیں بلکہ حضور ﷺ خلفائے راشدین اور مابعد کے اسلامی ادوار میں نافذ العمل رہے۔ تعریف مذہب کے باوجود اسلامی تاریخ میں کوئی ایک بھی ایسی مثال نہیں ملتی کہ اسلامی ریاست میں من حیث القوم وملت مسلمانوں نے غیر مسلم اقلیتوں سے امتیازی سلوک روا رکھا ہو۔

بلکہ اسلام نے اقلیتوں کو جو حقوق عطا کیے ہیں عملی میدان میں(Written Rights) سے کہیں زیادہ حاصل رہے ہیں آج کے اس جدید اور ترقی یافتہ دور میں بھی جو یورپی یونین میں اقلیتوں کو وہ حقوق حاصل نہیں ہو سکے جو ساڑھے چودہ سو سال قبل اسلام نے غیر مسلموں کو عطا کیے۔

یورپ میں قانون کی حد تک بھی جو حقوق مسلمانوں کو عطا کیے گئے ہیں عملی طور پر ان پر دور دور تک نفاذ نہیں ہو رہا ہے۔

---

[47]) Charter of Fundamental Rights of The European Union, Official Journal of European Communities,P.12

[48])Ibid, p.13

[49])سورۃ الحجرات:13/49

Vol.5 No. 2 2022

ISSN Online: 2709-7625

ISSN Print: 2709-7617

یورپی یونین کے بنیادی انسانی حقوق کے چارٹر کا تحقیقی و تقابلی جائزہ لینے کے بعد یہ بات واضح ہو جاتی ہے کہ بنیادی انسانی حقوق کے نفاذ و احترم میں اسلام کے عطا کردہ حقوق زیادہ جامع اور مفصل ہیں۔ یہ ہی وہ نظام حیات ہے جو آج کے تقاضوں کو نہ صرف پورا کر سکتا ہے بلکہ احترام آدمیت اور انسانیت کی فلاح و بہبود کی فراہمی کی زیادہ بہتر ضمانت فراہم کرتا ہے۔